



ترجمہ القرآن الکریم

مؤمنین کی صفات

انما المؤمنون الذين اذا ذكر الله وجلت قلوبهم واذا تلايت عليهم اياته زادتهم ايمانا وعلى ربهم يتوكلون . الذين يقيمون الصلوة ومما رزقناهم ينفقون . اولئك هم المؤمنون حقا . لهم درجات عند ربهم ومغفرة ورزق كريم . (الانفال آیت 2-3-4)

ترجمہ:- یقیناً مؤمن وہ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کی آیات ان کے سامنے تلاوت کی جائیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہی سچے مؤمن ہیں ان کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں درجات ہیں۔ بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے۔

قارئین کرام! مذکورہ بالا آیات میں اللہ رب العزت نے اہل ایمان کی پانچ بڑی صفات کا تذکرہ فرمایا ہے۔

نمبر 1:- خوف خدا پہلی صفت یہ بیان فرمائی کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل اس کی عظمت و ہیبت سے کانپ اٹھتے ہیں۔ جب ان کے تنازعات کے درمیان اللہ کا ذکر یا اس کا حکم آجائے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور وہ اس کی نافرمانی سے کانپ اٹھتے ہیں۔

نمبر 2:- ایمان میں اضافہ:- مؤمنین کی دوسری صفت یہ ہے کہ جب ان کے سامنے اللہ کی کتاب کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کا احکام ان پر بیان کئے جائیں تو وہ خوشی بخوشی دل کی رضا و رغبت سے ان کی اطاعت کرتے ہیں۔

جس سے ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ایمان میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے ایک ہی حالت میں نہیں رہتا بلکہ اللہ کی فرمانبرداری سے اس میں اضافہ اور اس کی نافرمانی سے اس میں کمی واقع ہوتی رہتی ہے۔

نمبر 3:- اللہ پر توکل:- مؤمنین کی صفت یہ ہے کہ جس کام کا انہیں حکم دیا جاتا ہے وہ



ترجمہ الحدیث

آگ میں کسی کو زندہ جلائیگا؟

عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعث فقال ' ان وجدتم فلانا وفلانا لرجلین من قریش سما ہما 'فاخرقوہما بالنار . ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اردنا الخروج انی کنت امرتکم ان تحرقوا! فلانا وفلانا وان النار لا یعذب بها الا اللہ فان وجدتموہما فاقتلوہما . (صحیح البخاری کتاب الجہاد ج 3016)

ترجمہ:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں روانہ فرمایا تو فرمایا۔ اگر تم فلاں فلاں کو پاؤ قریش کے دو آدمیوں کا آپ نے نام لیا تو ان کو آگ میں جلا دو۔ جب ہم نکلنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ تم فلاں فلاں شخص کو جلا دینا لیکن آگ کا عذاب تو صرف اللہ تعالیٰ ہی دے گا اس لئے اگر تم ان کو پاؤ تو انہیں قتل کر دینا۔

قارئین! مذکورہ حدیث کے ترجمہ سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ کسی کو سزا کے طور پر آگ میں جلا نا منع ہے البتہ قتل کی سزا دی جا سکتی ہے۔ اس بات کی تائید میں مزید دو احادیث کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ ﷺ اپنی بشری حاجت کے لئے تشریف لے گئے ہم نے (چڑیا کی طرح کا) ایک سرخ پرندہ دیکھا۔ اس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے ہم نے ان بچوں کو پکڑ لیا تو وہ پرندہ ان کے گرد منڈلانی لگا۔ اتنے میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام! تم تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس پرندے کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے پریشان کیا ہے۔ اسے اس کے بچے واپس کر دو آپ نے چوہنیوں کی ایک ہستی دیکھی جس کو ہم نے جلا دیا تھا تو آپ نے پوچھا یہ ہستی کس نے جلائی ہے؟ ہم نے جواب دیا ہم نے (جلائی ہے) آپ نے فرمایا۔ آگ کا عذاب دنیا تو (باقی صفحہ نمبر 49)